حضرت عائشہ غلام سے پردہ نہیں کیا کرتی تھیں، ایک دن حضرت سالم نے جو جلیل القدر تابعی، امام اور متدین بزرگ تھے، اگر حضرت عائشہ سے کہا کہ خدا نے مجھے آج آزاد کر دیا ہے، بس پھر کیا تھا، حضرت عائشہ اٹھیں اور پردہ گرا دیا اور پھر عمر بھر ان کے سامنے نہیں ہوئیں۔

كنت ايتها مكاتبا ما تختفى منى فتجلس بين يدى وتتحدث معى حتى جئتها ذات يوم فقلت ادعى لى بالبركة يا ام المومنين قالت وما ذلك قلت اعتقنى الله قالت بارك الله لك وارخت الحجاب دونى فلم ارها بعد ذلك اليوم (نسائی)

یہ پردہ سابقہ امتوں میں بھی موجود رہا ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کے لیے تشریف لائیں تو گھونگھٹ نکالے ہوئے تھیں۔

وضعت ثوبها على وجهها قالت ان ابى يدعوك (ابن ابى شيبة. اسناده صحيح. ابن كثير)

پردہ شرعی کے سلسلہ کی یہ وہ واضح آیات اور صریح احادیث و روایات ہیں جو اپنے مفہوم میں کسی تاویل کی متحمل نہیں ہیں۔ اس کے باوجود اگر ارباب اقتدار اپنے غلط اقدام پر نظر ثانی کرنے کی توفیق نہیں پا سکتے تو خدا ہی ان کو سمجھے۔

مستحق سمجھے گا تو اسلامی نظام برپا کر دے گا

جماعت اسلامی کے بانی حضرت مولانا مودودی ٹیکسلا سے آئے ہوئے چالیس رکنی وفد سے ملے اور ان سے باتیں کیں، انھوں نے مولانا سے پوچھا:

اسلامی انقلاب کے لیے کم از کم کتنے اسباب و وسائل اور کتنی تیاری اور کن اوصاف کی ضرورت ہے؟

مولانا نے فرمایا کہ:۔

ہر ملک کے حالات الگ ہوتے ہیں تاہم اصولی طور پر یہ سمجھ لیجیے کہ اس مقصد کے لیے کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہونی چاہیے جو پوری طرح اسلام کی روح سے سرشار ہوں اور اسلامی نظام کے قیام کو اپنی زندگی کا نصب العین سمجھتے ہوں، لیکن اس امر کی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کی کوششوں سے اسلام ضرور ہی قائم ہو جائے گا۔ یہ اللہ کی مشیت پر موقوف ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس قوم کو مستحق

سمجھے گا تو وہ یہاں اسلامی نظام برپا کر دے گا اور اگر قوم ہی اس کی مستحق نہ ہو اور وہ نیک لوگوں کی جگہ برے لوگوں ہی کو پسند کرتی ہو تو اللہ زبردستی یہ نعمت اس کو عطا نہیں فرمائے گا۔ (نوائے وقت ۱۸ اپریل ۱۹۷۶ء)

مولانا کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے! انھوں نے ایک بہت بڑے ذہنی بوجھ اور قلبی خلش کو دور کر دیا ہے۔ لوگ عموماً سوچتے ہیں کہ دینی تحریکیں اٹھتی ہیں اور من تن اور دھن کی ساری قوتیں صرف کر ڈالتی ہیں مگر سنگدل قوم کی مصلحت کیشی، غفلت، خود فروشی اور خدا فراموشی کی مہیب چٹانوں سے اپنا سر پھوڑ کر خاسر و ناکام لوٹ جاتی ہیں۔

اسلام دشمن طاقتیں، منافق اور بداندیش تحریکیں اس ناکامی سے فائدہ اٹھا کر شور برپا کر دیتی ہیں کہ: جو دعوت لے کر اسلام کی نام لیوا جماعتیں اٹھی تھیں وہ برحق ہوتیں یا داعی لوگوں کے دل صاف ہوتے تو ان کا یہ حشر نہ ہوتا۔ لہٰذا عوام کو چاہیے کہ ان کی راہ دیکھنا چھوڑ دیں بلکہ یہ شاطر لوگ ملک اور قوم کی مصیبتوں کو بھی انہی با خدا بزرگوں کی نا اہلی یا نحوست کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے بھی نہیں شرماتے۔

وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ (اعراف ع)

اور اگر ان پر کوئی مصیبت آتی تو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست سمجھتے ——— چنانچہ نیم پڑھا لکھا طبقہ اور سادہ لوح عوام ان کے بھرے میں آکر ادھر کو اٹھ دوڑتے ہیں، جدھر سے اغوا کرنے والوں کا شور ان کو سنائی دیتا ہے۔

مولانا کے مندرجہ بالا جواب سے یہ سارے خدشے، بدگمانیاں اور حوصلہ شکن وساوس کافور ہو جاتے ہیں ——— کہ کلمۂ حق بہر حال حق ہے، لیکن بندوں کے لیے اس نعمت کی ارزانی اس وقت ممکن ہوگی جب اس کے چاہنے والے بھی ہوں، اگر لوگ حاملینِ حق کے بجائے دشمنانِ حق کو صالحین کے بجائے برے لوگوں کو اور کتاب و سنت کے پاسبانوں کے بجائے قرآن و حدیث کے باغیوں سے ناطے جوڑتے میں فخر محسوس کرتے ہوں تو پھر حق تعالیٰ اسے زبردستی کسی کی جھولی میں نہیں ڈالتے۔

سب جانتے ہیں، سب انبیاء برحق ہوتے ہیں، ان کی دعوت سراپا حق ہوتی ہے لیکن سینکڑوں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام دنیا میں تنہا رہے۔ معدودے چند لوگوں کے سوا کسی نے بھی ان کی نہ سنی۔ ——— کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان داعیوں کی آواز یا دعوت میں کوئی کمی تھی؟

اسلامی نظام، انفرادی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ ایک اجتماعی ہیئت ہے، اگر پوری قوم یا اس کی اکثریت اس کے حق میں نہیں ہے تو حق تعالیٰ اسے کس طرح ان میں قائم فرمائے گا؟ ایسی قوم کی بدنصیبی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

اگر ان کو صراطِ مستقیم پیش کریں تو اسے اختیار نہیں کریں گے اگر غلط راہ پر ڈالیں گے تو اس پر ڈٹ پڑیں گے۔

وَاِنۡ یَّرَوۡا سَبِیۡلَ الرُّشۡدِ لَا یَتَّخِذُوۡهُ سَبِیۡلًا وَاِنۡ یَّرَوۡا سَبِیۡلَ الۡغَیِّ یَتَّخِذُوۡهُ سَبِیۡلًا۔ (اعراف ع۱۷)

فرمایا: پھر وہی کچھ کاٹیں گے جو بوئیں گے۔

هَلۡ یُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ (الاعراف ع)

نیکی کرو گے تو اس کا پھل بھی خود ہی کھاؤ گے۔

مَنۡ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشۡکُرُ لِنَفۡسِهٖ (نمل ع)

ورنہ خدا کو کیا پروا:

وَمَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیۡ غَنِیٌّ کَرِیۡمٌ۔ (نمل ع)

ایسے لوگ رسوا رہیں گے جو خدا اور رسول کی راہ نہیں لیتے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحَآدُّوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗۤ اُولٰٓئِکَ فِی الۡاَذَلِّیۡنَ (پ۔ مجادلہ ع)

دولتِ دین خدا کا احسان ہے۔

بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیۡکُمۡ اَنۡ هَدٰکُمۡ لِلۡاِیۡمَانِ (الحجرات ع)

کتابِ برحق کی وراثت بہت بڑا فضل ہے۔

ذٰلِکَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡکَبِیۡرُ (فاطر ع)

خدا کی رحمت ہے۔

وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ لَاتَّبَعۡتُمُ الشَّیۡطٰنَ (نساء)

مگر یہ صرف ان کو ملتی ہے جو اس کے حصول کے لیے سنجیدہ طالب، عامل، مبلغ اور مخلص ہیں۔

وَرَحۡمَتِیۡ وَسِعَتۡ کُلَّ شَیۡءٍ فَسَاَکۡتُبُهَا لِلَّذِیۡنَ یَتَّقُوۡنَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوةَ وَالَّذِیۡنَ هُمۡ بِاٰیٰتِنَا یُؤۡمِنُوۡنَ ۔ اَلَّذِیۡنَ یَتَّبِعُوۡنَ الرَّسُوۡلَ النَّبِیَّ الۡاُمِّیَّ الَّذِیۡ یَجِدُوۡنَهٗ مَکۡتُوۡبًا عِنۡدَهُمۡ فِی التَّوۡرٰىةِ وَالۡاِنۡجِیۡلِ (الاعراف ع۱۹)

اب آپ غور فرمائیں جو قوم اس سلسلے میں صرف قوالوں کے بول بول کر کے، مدینے بلالو مجھے یا عید میلاد منا کر نفس و طاغوت کے آستان پر سجدہ ریز رہتی ہے، وہ حق تعالیٰ کی ان رحمتوں کی کس طرح سزاوار ہو سکتی ہے جو صرف اپنانے اور رنقام کے چلنے پر مبنی ہے۔ کھیت سے فصل لینے

کے لیے صرف نیک امیدوں پر قناعت نہیں کی جاتی بلکہ مناسب محنت بھی کی جاتی ہے، کارخانے کی تعریف و توصیف سے کارخانہ کچھ نہیں اگلتا جب تک اسے کوئی چلاتا اور مناسب اقدام نہیں کرتا، پیٹ میں پانی کا گھونٹ اس وقت تک نہیں پڑتا جب تک کوئی پینے کے لیے ضروری امور انجام نہیں دیتا، لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ، دنیا سمجھتی ہے کہ اسلام کو زبانی کلامی خراجِ تحسین پیش کرنے حضور کی سچی اطاعت کے بجائے آپ کی مدح سرائی اور قوالی پر قناعت کرنے، صوبائی اور قومی اسمبلی کے اجلاس اور ریڈیو کا آغاز تلاوتِ قرآن کے ساتھ کرنے کے بعد اپنی ذمہ داری سے عہدہ برا ہو گئی تو وہ بہت بڑی بھول میں ہیں۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے وہ اسلامی نظام جو نوعِ انسان کی دنیوی اور اخروی فوز و فلاح کا ضامن ہے برپا ہو جائے گا یا ہو جانا چاہیے، وہ دراصل خوش فہمیوں کے گنبد میں رہتے ہیں۔ یقین کیجیے! یہ دولت نیکوکار، خداترس، اور آخرت کی جوابدہی کا احساس رکھنے والے صالحین کے سوا ہاتھ نہیں آئے گی، اور صرف وہی بندگانِ خدا اقامتِ دین کے فریضہ سے عہدہ برآ ہو سکیں گے، باقی رہے ہمارے سیاستدان! سو ان کی بابت مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں، ان کی زندگی خود اس امر کی گواہ ہے کہ ان کو اسلام سے کوئی دلچسپی نہیں، ان کے سیاسی شب و روز بتاتے ہیں کہ ان کو اپنے سیاسی مستقبل کا کوئی حریف نظر آتا ہے تو وہ صرف خدا کا دین ہے۔ ان کو قرآن اور رسول سے اپنی کرسی اور اپنا مستقبل زیادہ عزیز ہے۔ اس صورتِ حال کے بعد اسلام کے سلسلے میں ان کے وقتی بیانات سے اگر کوئی یہ اخذ کرتا ہے کہ یہ لوگ واقعی اسلام سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں، یا اسلام کے سلسلے میں ان کی آنکھوں میں حیا کی کوئی رمق ہے، تو ایسے زود اعتقاد لوگوں کے بارے میں ہم دعا کے سوا اور کیا کر سکتے ہیں۔

تیسیر الباری ترجمہ اردو صحیح البخاری للعلامہ وحید الزمانؒ

تفسیر ابن کثیر، خازن مع نسفی، جلالین، تفسیر مدارک، ریاض الصالحین تحفۃ الاحوذی۔ شرح السنۃ للامام البغوی۔ موطا امام مالک۔ المسوی شرح الموطا للشاہ ولی اللہ۔ جمع الفوائد۔ تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوۃ۔ الترغیب والترہیب، بلوغ المرام (محقق)، موطا امام محمد، حجۃ اللہ البالغہ۔ الجامع الصغیر للسیوطی، الحاوی للفتاوی للسیوطی، التاریخ الصغیر للبخاری، المراسیل لابن ابی حاتم، الشفا للقاضی عیاض، الصواعق المحرقہ، الملل والنحل، العواصم من القواصم، الفوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ للشوکانی، القاموس المحیط للفیروز آبادی، اعلام الموقعین لابن قیم۔ الفتاوی الحدیثیہ لابن حجر الہیثمی، الامامہ والسیاسہ۔ صحاح ستہ اور تصنیفات ابن تیمیہ و ابن قیم وغیرہ۔ آپ اپنی کوئی کتاب منگوانا چاہیں تو ہمیں یاد فرمائیں۔

رحمانیہ دار الکتب۔ امین پور بازار لائلپور